ایک لاکھ درود پاک پڑھنے کی منت مانی تو ایک لاکھ ثواب والا درود کافی ہوگا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: HAB-0493 تاریخ: 17-01-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ منت کے متعلق جو شرائط و قواعد بتائے گئے ہیں، ان کے مطابق درود پاک کی منت شرعی منت ہے یا نہیں؟ نیز اگر کوئی شخص مثلاً: ایک لاکھ یا چھ لاکھ بار درود پاک پڑھنے کی منت مانتا ہے، پھر وہ ایک بار ایسا درود پڑھتا ہے کہ جس کو ایک بار پڑھنا ایک لاکھ یا چھ لاکھ کے برابر ہے، تو کیا اس طرح وہ منت پوری کرنے والا کہلائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شرعی اصول وضوابط کی روشنی میں درود پاک پڑھنے کی منت، شرعی منت ہے، کیونکہ درود پاک عبادت مقصودہ ہے، جس کی جنس سے فرض موجود ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر زندگی میں ایک بار درود پاک پڑھنا فرض ولازم ہے، لہٰذا جب یہ شرعی منت ہے، تو اگر کسی نے ایک یا چھ لاکھ بار درود پاک پڑھنے کی منت مانی تو اس منت کے پورا ہونے کے لیے اتنی ہی تعداد میں درود پاک پڑھنا لازم ہے، صرف ایک بار ایسا درود پڑھ دینا کہ جس کا ثواب ایک لاکھ یا چھ لاکھ کے برابر ہو، کافی نہ ہوگا، کیونکہ وہ ایک درود صرف ثواب میں ایک لاکھ کے برابر ہے، نہ کہ مقدار و تعداد میں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ نذر و منت میں عرفی معنیٰ کا اعتبار ہوتا ہے اور جب کسی چیز کی منت مانتے وقت کوئی عدد ذکر کر دیا جائے، تو عرفاً اس سے مقصود تعداد ہوتی ہے، نہ کہ ثواب، لہٰذا ایک یا چھ لاکھ درود پاک پڑھنے کی منت کی صورت میں اتنی ہی تعداد میں درود پڑھنا لازم ہوگا کہ یہی اس کا عرفی معنیٰ ہے۔

درود پاک پڑھنے کی منت شرعی منت ہے، چنانچہ بحر الرائق، حاشیۃ الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح اور درمختار میں ہے،بالفاظ متقاربة:" ولو قال: لله علي أن أصلي على النبي - عليه الصلاة والسلام - في كل يوم كذا يلزمه "ترجمہ:اور اگر کسی نے کہا کہ اللہ کے لیے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر روزانہ اتنی تعداد میں درود پڑھنا لازم ہے، تو اتنی تعداد میں درود پڑھنا اس پر لازم ہو گا۔

(البحر الرائق ،ج4،ص 322،دار الکتاب الاسلامی)(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ج1،ص692،دارالکتب العلمیۃ)(الدرالمختارمع ردالمحتار،ج03،ص738،دارالفکر،بیروت)

درمختار کی عبارت کے تحت علامہ شیخ ابراہیم حلبی علیہ الرحمۃ" تحفۃ الاخیار"میں لکھتے ہیں:

"(قولہ لزمہ)لانھا فرض عملی مرۃ فی العمر کما تقدم فی کتاب الصلوۃ فکان من جنسھا فرض ومنہ یعلم انہ لا یشترط کون الفرض قطعیا"ترجمہ:درود پاک کی منت لازم ہوجائے گی،اس لیے کہ پوری زندگی میں ایک بار درود پاک پڑھنا فرض عملی ہے، جیساکہ یہ بات کتاب الصلوٰۃ میں گزرچکی ہے،تو یہ ایسی عبادت مقصودہ ہوئی جس کی جنس سے فرض موجود ہے اور اس سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ اس فرض کا قطعی ہوناضروری نہیں۔ **(تحفۃ الاخیارعلی الدرالمختار،ص233،مخطوطہ)**

تحفۃ الاخیار کی اس عبارت کو حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار اور ردالمحتار میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار ،ج05،ص 452،دار الکتب العلمیۃ) (الدر المختارمع ردالمحتار،ج03،ص738،دارالفکر،بیروت)

الفقہ علی المذاھب الاربعۃ میں احناف کے مؤقف کے متعلق ہے:"وكذا إذا نذر الصلاة على النبيّ صلى الله عليه وسلم فإنه يجب الوفاء به على الصحيح، لأنه من جنسها فرضًا وهو الصلاة عليه في العمر مرة۔۔فالضابط الكلي في صحة النذر: أن يكون المنذور عبادة مقصودة من جنسها فرض"ترجمہ:اور اسی طرح اگر کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی منت مانی،تو صحیح قول کے مطابق اس منت کو پورا کرنا بھی لازم ہے،کیونکہ اس کی جنس سے فرض موجود ہے اور وہ پوری عمر میں ایک

مرتبہ حضور علیہ السلام پر درود پڑھنا ہے، تو منت کے صحیح ہونے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس چیز کی منت مانی وہ خود ایسی عبادت مقصودہ ہو جس کی جنس سے فرض ہو۔

(الفقہ علی المذاھب الاربعۃ، ج02، ص132، دار الکتب العلمیۃ)

ایک لاکھ درود پاک پڑھنے کی منت کے لیے اتنی تعداد میں درود پڑھنا لازم ہے، صرف ایک بار زیادہ ثواب والا درود پڑھ دینا کافی نہ ہو گا، اس حوالے سے ایک جزئیہ تو وہی ہے جو اوپر بحر و در مختار و حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی کے حوالے سے ذکر کیا گیا کہ جس میں "کل یوم کذا یلزمہ" کہہ کر یہ بتایا کہ اس پر اتنے ہی درود پاک لازم ہیں، جیسا کہ "کذا" کے لفظ سے ظاہر ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ نذر و منت میں عرفی معنیٰ کا اعتبار ہوتا ہے، چنانچہ علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "وقالوا إن کلام کل عاقد وناذر وحالف وواقف یحمل علی عرفہ سواء وافق عرف اللغۃ أو لا" ترجمہ: اور فقہائے کرام نے ارشاد فرمایا کہ ہر عقد کرنے والے، منت ماننے والے، قسم کھانے والے اور وقف کرنے والے کا کلام اس کے عرف پر محمول ہو گا، چاہے لغت کے عرف کے موافق ہو یا نہ ہو۔ **(ردالمحتار، ج05، ص289، دار الفکر، بیروت)**

اور عدد ذکر کر دینے کی صورت میں عرفی معنیٰ حقیقی تعداد ہوتا ہے، نہ کہ ثواب، چنانچہ الفتوحات الربانیۃ علی الاذکار النواویۃ میں خاص نذر شرعی کے متعلق حقیقی تعداد و ثواب کا فرق بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: "ان العدد ھنا مقصود وقد صرح إمام الحرمین أنہ لو نذر أن یصلي ألف صلاۃ لا یخرج عن عھدۃ نذرہ بصلاۃ واحدۃ في الحرم المکي وإن کانت تعدلھا من حیث الثواب ومثلہ ما في معناہ من الأخبار" ترجمہ: نذر میں عدد مقصود ہوتا ہے اور امام الحرمین علیہ الرحمۃ نے صراحت کی ہے کہ اگر کسی نے ایک ہزار نمازوں کی منت مانی، تو حرم مکی میں ایک نماز پڑھ دینے سے اپنی منت کی ذمہ داری سے نہ نکلے گا اگرچہ حرم کی ایک نماز ثواب کے اعتبار سے اس کے برابر ہے اور اسی کی مثل وہ حدیثیں ہیں، جو اس کے ہم معنیٰ ہیں۔ **(الفتوحات الربانیۃ، ج01، ص195، جمعیۃ النشر والتألیف الأزھریۃ)**

عمدۃ القاری اور مرقاۃ میں ہے،واللفظ للآخر:”ثم المراد بالتضعيف السابق إنما هو في الأجر دون الإجزاء باتفاق العلماء، فالصلاة في أحد المساجد الثلاثة لا تجزئ عن أكثر من واحدة إجماعا، وما اشتهر على ألسنة العوام أن من صلى داخل الكعبة أربع ركعات تكون قضاء الدهر، باطل لا أصل له“ ترجمہ: پھر تضعیف سابق سے مراد فقط اجر و ثواب کا زیادہ ہونا ہے نہ کہ شرعی طور پر کافی ہونا ،اس پر علماء کا اتفاق ہے ، تو تینوں مساجد (مسجد حرام، مسجد نبوی، بیت المقدس) میں سے کسی ایک میں پڑھی گئی ایک نماز ایک سے زیادہ نمازوں کی طرف سے کافی نہ ہو گی، اس پر اجماع ہے اور جو عوام کی زبان پر مشہور ہے کہ جو کعبہ کے اندر چار رکعتیں پڑھ لے تو پوری عمر کی نمازوں کے لیے کافی ہو گا، تو یہ باطل ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔

(عمدۃ القاری، ج07، ص 256، دار إحياء التراث العربي ، بیروت)(مرقاۃ المفاتیح ، ج02، ص 586، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

16 رجب المرجب 1446ھ/17 جنوری 2025ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے